## سوال

عقد نکاح ہوا تو سب شروط پوری تھیں گواہ بھی موجود تھے اور ولی بھی حاضر تھا، لیکن نکاح درج ذیل طریقہ سے کیا گیا : میں نے اپنا ہاتھ دلہن کے ولی کے ہاتھ میں رکھا لیکن اس نے لکھا ہوا عقد نکاح کچھ اس طرح پڑھا (میں نے تیرا نکاح) فلاں لڑکی سے کیا لیکن اس میں مہر کا ذکر نہیں کیا میں نے اس کے جواب میں قبول کے الفاظ دہرائے، اور بعد میں دلہن کے ساتھ تھوڑی رقم پر متفق ہوگیا تو کیا جو کچھ ہوا اور یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں ؟

## جواب

الحمد للہ

اگر عقد نکاح میں مہر کا ذکر نہیں ہوا تو نکاح صحیح ہے لیکن اس صورت بیوی کو مہر مثل دیا جائیگا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر مہر کا نام نہ لیا جائے تو عام اہل علم کے ہاں عقد نکاح صحیح ہوگا، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کیے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو البقرۃ (236).

اور روایت کیا جاتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر نہ کیا گیا اور نہ ہی اس عورت سے دخول کیا اور اسی حالت میں فوت گیا تو ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا :

"اس عورت کو اس کی عورتوں جتنا مہر دیا جائیگا، نہ تو اس سے کم اور نہ ہی زیادہ، اور اس عورت پر عدت ہوگی، اور اسے وراثت بھی ملے گی، تو معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ اٹھے اور کہنے لگے :

"رسول کریم صلی اللہ وسلم نے بروع بنت واشق جو ہماری عورتوں میں سے تھی کے متعلق بالکل وہی فیصلہ کیا جو آپ نے کیا ہے"

اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (182/7).

بغیر مہر کے نکاح کو نکاح تفویض کا نام دیا جاتا ہے، اور اس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم : تفویض البضع :

کوئی شخص اپنی بیٹی کا بغیر مہر نکاح کر دے، اور کہے کہ : میں نے تیرے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی، اور مخاطب کہے : میں نے قبول کر لی، اور اس میں مہر کا ذکر نہ کیا جائے جیسا کہ آپ کے ساتھ ہوا ہے

دوسری قسم :

تفویض المہر : یہ کہ عقد نکاح میں مہر کا ذکر تو کیا گیا ہو لیکن اس کی تعیین اور تحدید نہ ہوئی ہو کہ کتنا دیا جائیگا مثلا دولہا ولی کو کہے کہ میں اتنا مہر ادا کرونگا جتنا تم چاہو گے، یا پھر ولی دولہا کو کہے جتنے آپ چاہتے ہیں مہر ادا کر دیں یا اس طرح کے اور الفاظ

ان دونوں صورتوں میں مہر مثل دیا جائیگا

اور مہر مثل کی تحدید قاضی کریگا تاکہ اختلاف اور نزاع ختم ہو، اور اگر وہ قاضی کے پاس جائے بغیر ہی کسی پر راضی ہو جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ حق ان دونوں کا ہے کسی اور کا نہیں

زاد المستقنع میں درج ہے :

" تفویض البضع صحیح ہے، اور تفویض المہر بھی صحیح ہے اس صورت میں عورت کو عقد نکاح میں مہر مثل ملے گا، اور اس کو حاکم اور قاضی متعین کر کے لاگو کریگا، اور اگر وہ اس سے پہلے ہی دونوں راضی ہو جائیں تو جائز ہے " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ : " اور اگر وہ اس سے قبل راضی ہو جائیں " یعنی اگر وہ قاضی اور حاکم کے پاس گئے بغیر ہی راضی ہو جائیں تو حق ان دونوں کا ہے، یعنی اس میں کوئی حرج نہیں، چنانچہ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہم قاضی کے پاس کیوں جائیں ؟ بلکہ ہم آپس میں اتفاق کر لیتے ہیں، خاوند کہے کہ مہر ایک ہزار اور بیوی دو ہزار مانگے، اور لوگ اس کا درمیانہ حال نکال کر پندرہ سو وغیرہ کر دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ ان دونوں سے حق تجاوز نہیں کرتا " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (305/12).

اس سے آپ جان سکتے ہیں کہ نکاح صحیح ہے، اور جس مہر پر خاوند اور بیوی متفق ہو گئے ہیں اگر بیوی عقلمند ہے تو وہ مہر صحیح ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

111127